بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 11 مارچ 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جو خلافت کے دوران مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ان کا ذکر چل رہا ہے۔ ان مصائب میں سے سب سے بڑی مشکل رسول اللہ صلعم کی وفات تھی۔ پوری امت کو آپ صلعم کی وفات کا شدید غم تھا یہاں تک کہ بڑے بڑے صحابہ حواس کھو بیٹھے۔ وہ آپ صلعم کی وفات کا گمان بھی نہ کر سکتے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ صلعم کے شروع سے ساتھی تھے اور آپ سے بے انتہا وفا رکھتے تھے۔ اس کے باوجود آپ نے کمال بہادری اور صبر کا نمونہ دکھایا۔ آپ نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ تم میں سے جو شخص بھی محمد صلعم کی عبادت کرتا تھا وہ سن لے کہ آپ فوت ہو گئے ہیں اور جو کوئی اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ خوش ہو جائے کیونکہ وہ زندہ ہے اور کبھی فنا نہیں ہو گا۔

حضرت ابو بکر کا دوسری بڑا کام یہ تھا کہ انتخابِ خلافت کے وقت آپ نے مسلمانوں کے اتحاد کو قائم کیا۔ اس شوریٰ میں اول طور پر یہی لگتا تھا کہ انصار مہاجرین میں سے امارت قبول نہ کریں گے اور مہاجرین انصار میں سے کسی امیر کو قبول نہ کریں گے۔ اور ممکن تھا کہ بات اس جھگڑا سے نکل کر تلوار تک جا پہنچتی۔ اس نازک صورتِ حال میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی زبان میں تاثیر پیدا کی اور لوگوں کے دلوں کو آپ کی طرف مائل کیا۔ چنانچہ آپ کے ذریعہ وہی محبت اور اتحاد پھر مسلمانوں میں قائم ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جس طرح بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد یوشع بن نون کی باتوں کے شنوا ہو گئے اور کوئی اختلاف نہ کیا اور سب نے اپنی اطاعت ظاہر کی۔ یہی واقعہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پیش آیا۔ اور سب نے آنحضرت صلعم کی جدائی میں آنسو بہا کر دلی رغبت سے حضرت ابو بکر کی خلافت کو قبول کیا۔

تیسرا بڑا کام حضرت اسامہ کے لشکر کی روانگی تھی۔ جنگِ موتہ اور غزوۂ تبوک کے بعد رسول اللہ صلعم نے یہ لشکر شام کی سرحد پر رومیوں سے جنگ کیلئے تیار کیا تھا۔ حضرت اسامہ کا لشکر مدینہ سے باہر جرف نامی جگہ پر روانگی کیلئے تیار تھا جب ۱۲ ربیع الاول کو رسول اللہ صلعم کی وفات ہوئی۔ چنانچہ لشکر واپس مدینہ میں آگیا۔ انتخابِ خلافت کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ کو اپنے مشن کی تکمیل کا حکم دیا اور فرمایا کہ آپ کے لشکر میں سے کوئی شخص مدینہ میں نہ رہے۔ اسی وقت بہت جگہوں سے قبائل کی طرف سے بغاوت، نفاق اور ارتداد کی خبریں آنے لگیں۔ بعض صحابہ نے حضرت ابو بکر کو مشورہ دیا کہ اس وقت مدینہ کی حفاظت کیلئے موزوں ہے کہ اس لشکر کو یہاں ہی روک لیا جائے۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر مجھے یقین ہو کہ درندے مجھے نوچ کر کھائیں گے تو بھی میں اسامہ کے لشکر کے بارہ میں رسول اللہ کے فیصلہ کو نافذ کر کے رہونگا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلعم کی ازواجِ مطہرات کے پاؤں کتے گھسیٹتے پھریں میں پھر بھی اس لشکر کو جسے رسول اللہ صلعم نے بھیجا ہے واپس نہیں بلاؤں گا۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالی نے فرمایا دنیا کے حالات کے متعلق دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دونوں طرف کے لیڈروں کو عقل دے، سمجھ دے اور انسانیت کا خون کرنے سے یہ لوگ باز رہیں۔ مسلمانوں کو بھی اس جنگ سے سبق لینا چاہئے کہ کس طرح یہ لوگ ایک ہو گئے ہیں۔ لیکن مسلمان باوجود ایک کلمہ پڑھنے کے کبھی ایک نہیں ہوتے۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب یہ لوگ امامِ وقت کو ماننے والے ہوں۔